بدر صادق

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے مذہبی یا پولیٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدا کے رسول مصلح دوران کو ان کی طرف تھوڑی بہت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے۔ جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے عار سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اس کو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچوں میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شر سے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فریق کے حالات سے کچھ واقف ہے یا وہ چار آریوں کے اندرونی بیرونی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جس کی بنا مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر مخلوق کو پختہ کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جانے دو۔ کہ مذہب کے نہایت اعلیٰ اور سب سے افضل مقصد یعنی خدا تعالیٰ کی رضاء میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ پرمیشر ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے منہ سے وید نکلے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے مقولہ کا سب سے پہلا عامل وہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ ویدوں سے بھی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مہذب آریوں کو نیوگ کے ادق اور پرمعانی فلسفہ کی تشریح اور تفہیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو ویدوں کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ بھی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے منتروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بہت جوشیلے عاشق ویدوں کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب کے سب نادیدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید ہی اعشاریہ ایک فیصدی نکلے گا۔ جو وید کا کوئی حصہ ادھورا سا جانتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو ویدوں کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور ناکامیوں ہی کے سبب جو ویدوں کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خوانی میں سرشار ہے۔ ویدوں کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چپ بھلی۔ مگر اس چپ سے تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو ویدوں سے بھی پہلے لگائی جاتی۔ الغرض اگرچہ اس اعلیٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان ہے نہ دعویٰ ہے اور بد قسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ یہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے سچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو **اهدنا الصراط المستقیم** کی دعا سکھلاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ **ان ربی علیٰ صراط مستقیم**۔ کیا معنے تم صراط مستقیم پر چلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہاں خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تمہیں شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی سڑک ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اس کی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے اندر ایک مذہبی رنگ رکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فریق کے جس کو مذہب کے ساتھ صفائی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولیٹیکل فرقہ ہے۔ جس کی تمام ہمت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک زور اور قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی راہوں کے سوچنے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر آریہ ورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے جس سے چاہتا ہے لیتا ہے اے گذشتہ سنین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر سنکھوں پدموں تک جانے والو! او دور کیوں جاتے ہو۔ یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم بھی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تاریخیں ہیں جن کو ہند کے اصلی باشندے کہتے ہیں وہ ہند میں موجود ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا تھا ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرق ہی تو صرف اتنا کہ تم نے اپنے مفتوحوں کو قتل کیا اور جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے ہم نے تم کو عزت دی۔ اپنے درباروں میں تم کو وزیر بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس سب احسانوں کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔

یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی موومنٹ نے جو تقسیم بنگالہ کے باعث جنم پذیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ اور اپنے خیالی ہوائی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! **منافقت** کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں بنگالی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے تمہارے پیچھے میں آ جاویں۔ تمہاری وہ گندی گالیاں اور ناپاک حملے جو تم نے بیباک لکھے ہیں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سردار پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب کے سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں؟ کہ دیانند کی بدزبانیوں اور لیکھرام کی نجس تحریروں کو اپنے ہادی اور شفیع کے حق میں تم سے سن کر پھر تمہارے ساتھ باہم شیر و شکر ہو جاویں گے؟ کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جائے گی کہ تم نے سرکاری دفاتر میں اپنے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے راجواڑوں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اے مسلمانو! خبردار! اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ ڈسے جا چکے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی سے نکال کر درباری اور گورنر اور کمانڈر بنا دیا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محسن کشی کا رویہ اور عادت اختیار کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ بھی اعتبار کیا جائے۔ مداہنت کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور مداہنہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ نفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ نفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ یہ ہمارا [illegible] اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین بھی اسی طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا بھی اسی راہ سے سنور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

وی پی آتے ہیں چونکہ اخبار کے چلانے کے واسطے فنڈ کی سخت ضرورت ہے اس واسطے خریداران کی خدمت میں ۱۹۰۶ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے وی پی ارسال کئے جاتے ہیں وصول کر کے مشکور فرماویں۔ **مینیجر**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آیندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار مین رکھے گئے ہین۔ اس مین حضرت استاذی المعظم مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف اس طرح سے درج ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو مد نظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کرین گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولویصاحب خاص اعتراضات کے جوابات مین فرمایا کرین گے۔ وہ درج اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفاسیر اور تراجم مین دیکھ سکتے ہین۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اسمین تبرکاً حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک تازہ تفسیر اول رکوع قرآن شریف کی درج کی جاتی ہے۔ یہ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام نے انہین ایام مین ۲۶- دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ کی تقریر مین فرمائی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓ۔ اس کے معنے ہین۔ انا اللہ اعلم۔ مین اللہ پورے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہون۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ هدیً للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ سے بالکل پاک ہے۔ متقیون کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار علل ہوتی ہین۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت مین اس کتاب کے متعلق چار علتون کو بیان کیا گیا ہے۔ الٓمٓ۔ انا اللہ اعلم۔ مین خدا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہون۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذٰلک الکتاب یہ کتاب اُس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علمون کا مالک ہے، اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ لا ریب فیہ یہ اس قسم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس مین کوئی شک و شبہ والی بات نہین۔ تمام باتین صاف اور پاک ہین۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ هدیً للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے آگے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہین اور ان کے صفات کیا ہین جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہین۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرة ھم یوقنون۔ متقی وہ لوگ ہین جو غیب پر ایمان لاتے ہین۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہین اور جو کچھ انہین دیا گیا ہے۔ اس مین سے خرچ کرتے ہین اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہین۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اُس پر ایمان لاتے ہین

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر مراد ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ اور مین اس جگہ بیان کرتا ہون۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یومنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہین۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزون کو اس نے نہین دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب سے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہین۔ جو در پردہ ہین۔ پس جو شخص ان سب باتون پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ اس کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتون پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور اس کے سامنے مشہود ہو جاتے ہین۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا نہ ہوتا۔ تو یہ ایمان عبث ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف مین یہ ہے۔ کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرة اعمیٰ۔ جو اس دنیا مین اندھا ہے وہ اُس دنیا مین بھی اندھا ہی ہوگا۔ جب تک خدا کو دیکھ نہین لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ هدیً للمتقین سے یہ مراد ہے۔ کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جائے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پا کر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰة نماز کو قائم کرتے ہین۔ نماز کو کھڑا کرتے ہین۔ یعنی جب نماز پڑھنے لگتے ہین۔ تو قسما قسم کے وساوس اور خطرات آکر حارج ہوتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہین۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔ غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کیواسطے مثل ایک غذا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز مین اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دنیا مین ہزارہا اولیاء گذر چکے ہین۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بھاری اکمل اور اتم لذت نماز ہی مین حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش مین ہے اپنی نماز کو اُٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اُٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس لوامہ کی حالت مین ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہین۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے۔ جو فسق و فجور مین غرق ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہین کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کیطرف توجہ کرتا ہے مگر بدی مین بھی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ کہ مین نے یہ بدی کیون کی۔ مگر پھر بدی مین گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جھگڑا لڑائی لگا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اُوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اُوپر۔ یہان تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفسد قتل ہو جاتے ہین یا سزا پاتے ہین۔ یا نکالے جاتے ہین۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوھا وجعلوا اعزة اھلھا اذلة وکذالک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤن مین داخل ہوتے ہین۔ تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہین۔ بڑے بڑے نمبردار پہلے پکڑے جاتے ہین جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہین۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح [illegible] کے بعد ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور بالکل امن و امان کی حا[illegible] پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ ومما رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس مین سے کچھ خرچ کرتے ہین یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگون کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہین تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہین۔ کون [illegible] جس کے سامنے ایک غریب بھوکا آوے اور وہ رحم کر کے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیوے۔ اس کے واسطے تو

مسلمان ہونے کی بھی ضرورت نہین۔ یہ فطرت انسانی مین داخل ہے کہ کچھ صدقہ دے۔ لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے۔ جو بوساطت انبیاء حاصل ہوتا ہے۔ جس مین انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے۔ کہ وہ سارا ہی خدا کا ہوجاتا ہے۔ جو فقط کی حد تک رہتا ہے۔ یعنی خدا کے راہ مین کچھ خرچ کرتا ہے۔ وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی علت غائی تک نہین پہنچا۔ کامل وہ ہے جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کردی۔ اس مین یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اللہ کے راہ مین خرچ کرنے کے واسطے صرف روپیہ پیسہ ہی نہین۔ خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہین کی۔ بلکہ ہر ایک شے جو خدا نے ہمکو دی۔ جس مین علاوہ مال و دولت اور ظاہری اسباب اور متاع دنیا کے انسان کی جسمانی روحانی سب قوتین شامل ہین۔ مثلاً ایک طبیب ہے۔ وہ اپنے فن طبابت کے ذریعے سے خلقت کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ تو یہی اس کا اللہ کے راہ مین ایک گونہ خرچ کرنا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ وحی پر جو پہلی کتابون مین موجود ہے۔ اور اس کتاب مین ہے۔ ایمان لاتے ہین۔ یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کرکے انسان کو خود ایک ہدایت کا انعام عطا کرتا ہے۔ اور وہ انعام یہ ہے کہ یہ خود اس قابل ہوجاتا ہے۔ کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ الہام اور وحی کا کھولا جائے۔ پہلا ایمان تو صرف سماعی ہے۔ لیکن اب خود انسان کے حال پر وارد ہوتا ہے۔ جو شخص خدا کے لیے ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طرف پوری پوری توجہ کرتا ہے۔ اور اس کے لیے اپنے وجود کو گم کر دیتا ہے۔ اس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ وحی کے ذریعہ سے انعام و اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ جو لوگ کہتے ہین۔ کہ اس اُمت کے واسطے وحی کا دروازہ بند ہے۔ اور کسی کو مکالمہ مخاطبہ الہیہ نصیب نہین ہوسکتا وہ جاہل ہین۔ اللہ تعالیٰ نے جابجا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ یہ دروازہ ڈھونڈنے والون کے واسطے کھلا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ ہمارے راہ مین کوشش کرین گے۔ ان کو کامیابی کی راہین دی جائینگی ہان استقامت شرط ہے۔ اور وہ بہت مشکل ہے۔ جو لوگ صبر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہین۔ وہ اس کو پالیتے ہین۔ ان پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہین۔ یہ بات صرف اسی اُمت مرحومہ کو حاصل ہے۔ اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا قایل نہین۔ کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے۔ ویدون نے تو ہمیشہ سے کلام الٰہی کے دروازہ پر مہر لگائی ہوئی ہے۔ صرف ایک دفعہ خدا بولا تھا۔ اور اب کوئی ہزار دفعہ اس کے کلام کے سننے کا بھوکھا پیاسا ہو۔ مگر وہ مہر ٹوٹ نہین سکتی۔ عیسائیون نے بھی مکالمہ الٰہی کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کرکے اس پر مہر لگا دی ہے۔ برہمو بھی اس بات کے قائل نہین کہ خدا کسی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے یہان تک کہ بدقسمت مسلمانون کا بھی یہ عقیدہ ہوگیا ہے۔ کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہین کرتا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات نہ ہوتے۔ تو پھر اسلام کا کیا فخر تھا۔ جب خدا پر پورا بھروسہ نہین۔ تو پھر نجات کیونکر ہو سکتی ہے ضروری امر اور اسلام کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے۔ کہ مسلمان خدا تعالیٰ کا انعام واکرام مکالمہ و مخاطبہ پاتے ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اولئک علیٰ ھدًی من ربھم واولئک ھم المفلحون۔ یہی لوگ ہین جو کامل ترقی پاکر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہین۔ اور یہی لوگ ہین جو کہ نجات یافتہ ہین۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیرکوٹلوی)

یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کی قبر کے سرہانے کتبہ پر لکھے جاوینگے۔

یہ ہے اس باخدا مرد خدا کا مرقد روشن
بحکم وحی روشن جو مسلمانون کا لیڈر تھا
پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا مین سایہ ظل پیمبر تھا
مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا مین مٹا آخر
الگ اُن سے مرنا اور جینا اسپہ دوبھر تھا
دم عیسیٰ کی جنبش تھا ید بیضا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیاء بدر انور تھا
خدا کے گھر سدھارا اور بہشتی مقبرہ پایا
مزین جس کے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا
مسیحا کے محامد سے تھا پُر واعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اس کا ہر اسپیچ و لکچر تھا
نیا طرز ادا اس کا نیا حسن و بیان ہر دم
ہر اک وعظ اس کا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا
جو دل کا سخت آجاتا وہ دم مین موم ہوجاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا
مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا
نہ کچھ پیری چلی آگے یہان افسون نیچر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا
وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک گروہ مین
مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا
زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دو رنگی کا
جو حق مین تھا سنان اس کے وہی سکو یا نیزہ
سخن کی داد دیتا تھا سخنت کا قدردان تھا وہ
سخن سنج و سخنگو و سخن فہم و سخنور تھا
وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اور تئیس ۱۳۲۳ ہجری مین
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا با دیدۂ تر تھا
یہ بُدھ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سمان یا روز محشر تھا
یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی مین برابر تھا
اُمڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سمان رونے کا بام آسمانی پہ سراسر تھا
وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا جھاڑ آنسو کا
یہ اشک غم بھی گویا موتیون کا اک نچھاور تھا
تڑپ کر بجلیان کوندین بہائے اشک آنکھون سے
یہ کہہ سکتے ہین بجلی کا بھی انگارون پہ بستر تھا
کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رویا پھوٹ پھوٹ ایسا
دھوان غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا
ہو روح حضرت عبد الکریم آرام و راحت مین
وہ روحانی فرشتہ تھا۔ دم اس کا روح پرور تھا
دعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اس کا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

گئے معصومیت مین پورے سینتالیس سال اس کے
رہا جب تک وہ دنیا مین مطیع حکم داور تھا

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھبیس ۲۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداران کو دو دو چلے گئے ہین۔ اور بعض کو بالکل نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور یہان ایک پرچہ بھی نہین۔ معاودہ چھپوائے تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر بدر کو ارسال کرین۔ تاکہ سب دوستون کے فایل مکمل بنے رہین۔ مینیجر۔

ضرورت

ایک اچھی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرہ کے کام مین تجربہ رکھتا ہو۔ سردست ایک انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا۔ اگر انجن کا کام نہ جانتا ہو تو سکھایا جائے گا۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار خشک ملے گی۔ درخواستین بمعہ نقول سندات آنی چاہئین۔

المشتہر
شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد سوداگران۔ وزیر آباد

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

آمد مسیح - ملک سوٹزرلینڈ کے شہر اشٹون مین بہت سے عیسائی جمع ہو رہے ہین۔ اور نہایت گران قیمتی زمینین خرید کر مکانات بنا رہے ہین۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت اب بہت ہی قریب ہے اور اسی سال یعنی ۱۹۰۶ء مین وہ آجائے گا۔ ان کا امیر ایک دولتمند آدمی ہے۔ مسیح کو پہچان لینا اور اس کے ساتھیون مین صدق دل کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیون کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انکار نہین کرسکتا کہ تمام دنیا کی در و دیوار سے آواز آ رہی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔ جس ملک مین جاؤ۔ مخلوق کے دلون مین بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات میخ آہنی کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے۔ کہ کوئی مسیح مہدی اوتار بدھ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگون کو راہ ہدایت پر لائے مین نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے۔ جواب کے آنے پر مفصل حالات درج اخبار کئے جاوین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب نے آج کل مردون اور عورتون کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے۔ اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے سیاحون بلکہ خود ان ممالک کے اخبار نویسون اور مصنفون سے ہم عجیب در عجیب سن رہے ہین۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ مین ایک اخبار نکلتی ہے۔ جسکی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس خدا کی بندی نے ایک پر زور مضمون اپنے اخبار مین لکھا ہے۔ کہ کیا عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سچ بول سکتا ہے۔ اس کے جواب مین وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ ہرگز ممکن نہین اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح مین لا سکے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنا ہی جھوٹھ اور فریب پر ہے۔

المفتی - ہمارے بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہین۔ کہ ان مین حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی مین لوگون نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کئے یا سفر و حضر مین اکثر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین حاضر رہنے کے سبب مین آپ کے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہون اس واسطے مین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس سال کے اخبار مین ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرنے کے واسطے خاص کیا جائے۔ مسائل بطور سوال و جواب اخبار مین درج کئے جاوین۔ اور چھپنے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو دکھا یا سنا لئے جاوین۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرماوین گے۔ وہ حضرت کی خدمت مین پیش کر کے فیصلہ اخبار مین درج کر دیا جاوے گا۔

اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

انصار بدر

سب سے پہلے ہماری آواز کو حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے سنا ہے۔ جو نصرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کئے کھڑے ہوئے ہین۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج شام کو اچانک میرے دل مین خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی۔ اور مین نے یہان تحریک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی وقت پانچ خریدار پیدا ہوگئے۔ الحمد للہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور بھی خریدار دون گا۔ مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت مین پوری کوشش کرون گا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خریدار عہ والے ہین

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ اور اخبار کے لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال سے جبکہ آپ نے اخبار کو ۱۲ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ زائد چار صفحہ ٹائیٹل کی صورت مین رنگین ہون اور کوئی ایک رنگ تجویز کر لین جسکو بالالتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائیٹل کی تقسیم بالالتزام اس طرح پر ہو۔ صفحہ اول بدستور سابق صفحہ دوم کالم اول۔ الہامات و کشوف وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جماعت کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳ - سوال و جواب مختصراً ٹائیٹل کا چوتھا صفحہ اشتہارات۔ ٹائیٹل کا تیسرا صفحہ دنیا بھر کی چیدہ اور مفید خبرین۔ متن سارا حسب معمول۔ مگر اس کا التزام شروع سال سے باقاعدہ رکھین۔ اور کم سے کم پورا سال نبھا کر دیکھین۔ کہ بعد کیا ہوتا ہے۔ اور کیسی قبولیت بفضلہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خریدارون کی قیمتین انشاء اللہ جنوری ۱۹۰۶ء کے آخیر تک پہنچ جائینگی۔ والسلام

اسمائے خریداران

۱۔ میان غلام حسن صاحب سارجنٹ دوم پولیس کوتوالی شہر لاہور
۲۔ میان نورالدین صاحب پنچہ بند۔ بیرون دہلی دروازہ - لاہور
۳۔ میان عبدالرحمان صاحب زرگر۔ بر دوکان میان مولا بخش صاحب زرگر اندرون دہلی دروازہ - لاہور
۴۔ میان کریم بخش صاحب پہلوان۔ ریلوے پریس نولکھا۔ لاہور
۵۔ میان عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار - . . قریشی لاہور

عاجز محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ سفر دہلی کے بعد مین ڈلہوزی تبدیل ہو کر آگیا ہون یہان آنے سے پیشتر مین نے ہر چند کوشش کی تھی۔ کہ بجائے ڈلہوزی کے کسی اور جگہ تبدیل کیا جاؤن۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہان پہنچنے پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ مین رہون۔ مگر یہان سردی نہایت سخت ہے اور برف شروع ہوگئی ہے۔ اس لئے مجبوراً چھت کے نیچے مع عیال رہتا ہون۔ اس پر ہی بس نہین۔ بلکہ جب سے آیا ہون۔ دو دفعہ خفیف زلزلہ آچکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی علاقہ ڈلہوزی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہان سے ودنیرہ کے قریب سڑک کی طرف سے تو تقریباً پچیس میل اور یون سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چھ گز زمین نیچے بہ گئی ہے۔ اور اس مین تین سوراخ ہوگئے ہین۔ جن سے کثرت سے دھوان نکل رہا ہے۔ اس امر کے متعلق تھانیدار صاحب ودنیرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ حکام ملاحظہ کر گئے ہین۔ دیکھئے ادھر جاپانی پروفیسر کا تجربہ ہے اور ادھر اللہ ذوالجلال والاکرام کا وعدہ ہے۔ میرا دل بڑے زور سے گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ وعدہ علاقہ ڈلہوزی کے لئے مقدر معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجزون پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہایت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہایت گندی ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدسؑ کی شفاعت کی امید نہ ہوتی۔ تو مین بے شک جہنم کے لائق ہون۔ آپ میرے لئے دعا کرین۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ کی خدمت مین بھی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کرین والسلام۔

خاکسار نورالدین کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہون گے۔ خدا کے مرسل کی فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا ہے یہ کہ اے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دن تو ہمین دکھلائے۔ تو ہمین ظالمون کے درمیان نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین

ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صفحہ - ۷ - ۸ - ۹ - ایڈیٹوریل ومراسلات کیواسطے رکھے گئے ہین۔ مگر چونکہ اس وقت حضرۃ کے تازہ اشتہار الوصیت کا بہت جلد احباب تک پہنچنا ضروری ہے اور اکثر جگہوں مین اشتہار نہین پہنچ سکا ہوگا۔ جہان کہ اخبار پہنچتا ہے اور نیز اخبار مین اس اشتہار کا محفوظ کردینا ضروری ہے اس واسطے یہ صفحات اس مبارک اشتہار کے درج کرنے مین صرف کرکے دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمکو توفیق دے اور سال جدید کے پہلے اخبار مین اس کا اندراج موجب برکت ہو۔ والسلام

وحی اللہ

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ رسالہ جس کا نام ہے

الوصیۃ ہے

کلام پاک

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ امابعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ مین اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کردیا۔ اس لئے مین نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستون اور ان تمام لوگون کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہین چند نصائح لکھون۔ سو پہلے مین اس مقدس وحی کی اطلاع دیتا ہون۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان مین ہوئی۔ اور بعد مین اردو کی وحی بھی لکھی جاویگی

قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات ط جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتون کا نام ونشان نہین چھوڑین گے۔ جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور دفع کردین گے۔ اور کچھ بھی ان مین سے باقی نہین رکھین گے۔ جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہین کہ جو کچھ مخالفون کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہین۔ ان مین سے تجھے کچھ دکھاوین یا تجھے وفات دیدین۔ تو اسی حالت مین ہوگا۔ جو مین تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھین گے جو وعدہ کیا گیا۔ وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگون کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہین چھوڑین گے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہون اس فقرہ کے دو معنے ہین (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے جاتے ہین ہم دور کردین گے۔ اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنیوالون کو جو اپنی شرارتون کو نہین چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہین آتے۔ دنیا سے اٹھالین گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کردین گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہوجائین گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان مین مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارہ مین جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئین گے۔ اور شدت سے آئین گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہون گے اور زمین کو تہ وبالا کردین گے۔ اور بہتون کی زندگی تلخ ہوجائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کرین گے اور گناہون سے دستکش ہوجائین گے خدا اُنپر رحم کریگا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلون کو درست کرلین گے اور ان راہون کو اختیار کرین گے جو خدا کو پسند ہین۔ ان کو کچھ خوف نہین اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ مین نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکارون سے الگ کئے جائین اور فرمایا۔ کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا ✱ مین تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے۔

اور آیندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ مجھے خبر دی۔ اور فرمایا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن مین ہین سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن مین رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائین گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہون گے اور کئی آفتین زمین پر اُترین گی۔ کچھ تو ان مین سے میری زندگی مین ظہور مین آجائین گی اور کچھ میرے بعد ظہور مین آئین گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین مین پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیون اور رسولون کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ✱ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولون اور نبیون کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہوجائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانون کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا مین پھیلانا چاہتے ہین۔ اس کی تخم ریزی انہین کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہین کرتا۔ بلکہ ایسے وقت مین ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفون کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کرچکتے ہین۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہین۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیون کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت مین جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور مین آجاتے ہین۔ اور خیال کرتے ہین کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرلیتے ہین۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد مین پڑجاتے ہین۔ اور ان کی کمرین ٹوٹ جاتی ہین اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہین اختیار کرلیتے ہین۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہ رضی اللہ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھلایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دین گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی

✱ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی۔ تو وہ دیکھتے۔ کہ مین صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودہوین صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعویٰ کیوقت رمضان کے مہینہ مین چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک مین ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس ان پر جنہون نے دنیا سے پیار کیا انہون نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

✱ ترجمہ۔ خدا نے لکھ رکھا ہے۔ کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہین گے۔ منہ

راہ مین پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دین فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل مین ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت مین لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان مین سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتین دکھلاتا ہے۔ تا مخالفون کی دو جھوٹی خوشیون کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہین ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مین نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائین کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہین ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہین آ سکتی جب تک مین نہ جاؤن۔ لیکن جب مین جاؤن گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ مین وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہین ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ مین اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہین قیامت تک دوسرون پر غلبہ دون گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدون کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہین دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہین اور بہت بلائین ہین جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتین پوری نہ ہو جائین جن کی خدا نے خبر دی۔ مین خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ مین ظاہر ہوا اور مین خدا کی ایک مجسم قدرت ہون اور میرے بعد بعض اور وجود ہون گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہون گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار مین اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک مین اکٹھے ہو کر دعا مین لگے رہین تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہین دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہین جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔

اور چاہئیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہین۔ میرے نام پر میرے بعد لوگون سے بیعت لین * خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحون کو جو زمین کی متفرق آبادیون مین آباد ہین کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہین۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندون کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مین دنیا مین بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤن پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہئیے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسون کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہین ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتون پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہین۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ۔ تو ہر ایک راہ مین وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہین نقصان نہین پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہین سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ مین وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود مین آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازون کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہین اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائین گے۔ لیکن تھوڑے ہین جو ایسے ہین۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل مین لگانا چاہئیے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے۔ کہ اگر وہ نہین تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہین رکھتا۔ دیکھو مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہین ہین۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض مین رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتین عبث ہین۔ اس صورت مین تم خدا کی پیروی نہین کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت مین خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت مین زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنون تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہین۔ اور تم مین خدا نہین ہوگا ...... بلکہ تمہین ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا مین ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس مین تم رہتے ہو گے اور ان دیوارون پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیوارین ہین اور وہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہان ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہین کرو گے اور تعلق کو نہین توڑو گے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو مین سچ سچ کہتا ہون۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ مین انسان ہون اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتون کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو۔ مین خدا کی منشاء کے موافق تمہین کہتا ہون کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلون مین بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہین خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہین۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ مین داخل ہونا چاہتے ہین۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائین اور خدا سے خاص انعام پاوین۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہین ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین مین بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخین نکلین گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان مین آنے والے ابتلاؤن سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤن کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوائے بیعت مین صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہین کریگا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرین گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئین گے اور حوادث کی آندھیان چلین گی۔ اور قومین ہنسی اور ٹھٹھا کرین گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہون گے۔ اور برکتون کے دروازے ان پر کھولے جائین گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مین اپنی جماعت کو اطلاع دون کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہین اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہین۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہین۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہین۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہین جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان مین نہ زمین مین۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

---

* ایسے لوگون کا انتخاب مومنون کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگون سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئیے کہ وہ اپنے تئین دوسرون کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مین تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو ان دنون کے منتظر رہو اور تمہین یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت مین ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا

یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ مین وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہین بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہین۔ کوئی صفت بھی معطل نہین اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے، جس کا کوئی بیٹا نہین اور جس کی کوئی بیوی نہین وہ وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہین۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہین اور جس کا کوئی ہمتا نہین۔ جس کا کوئی ہم صفات نہین۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہین وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئین ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لیئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہین کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہین کہہ سکتے کہ زمین پر نہین وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیون کا اور جامع ہے تمام طاقتون کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضون کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر مین کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کرین۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہین۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتین اور تمام ذرات اور ان کی طاقتین اسی کی پیدائش ہین۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہین ہوتی وہ اپنی طاقتون اور اپنی قدرتون اور اپنے نشانون سے اپنے تئین آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہین اور وہ راستبازون پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتین ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھون کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانون کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ مین بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتین ہین۔ نادان ہے۔ جو اس کی قدرتون سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتون سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہین یا اس کے مواعید کے برخلاف ہین اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال اور قدرتون مین۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہین۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتین اور تمام کتابین جو پہلے گذر چکین۔ **ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہین رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے** اور **بجز اس کے سب راہین بند ہین۔ تمام سچائیان جو خدا تک پہنچاتی ہین۔ اسی کے اندر ہین نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس مین موجود نہین۔ اس لئے اس نبوۃ پر تمام نبوتون کا خاتمہ ہے۔** اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہین بلکہ سب نبوتون سے زیادہ اس مین فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہین کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس مین ہتک ہے۔ ہان امتی اور نبی دونون لفظ اجتماعی حالت مین اس پر صادق آسکتے ہین کیونکہ اس مین نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہین۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے * اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس مین کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظون مین نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیون کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس**۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت مین صرف یہی خرابی نہین تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھون کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز مین پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوۃ کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونون خرابیون سے محفوظ رکھنے کیلیئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ قدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان مین پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کی محویت کے آئینہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیون کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہین بلکہ اگر غور سے دیکھو۔ تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید مین جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق مین فرمایا کہ نبی اللہ۔ **و امامکم منکم** یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہین۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جاوے۔ عیسے علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت۔ **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم**۔ اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہین۔ کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری مان کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دین گے۔ کہ جب تک مین ان مین تھا تو انپر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا۔ کہ میرے بعد وہ کس ضلالت مین مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت **فلما توفیتنی** کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمانپر اٹھا لیا۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےؑ دوبارہ دنیا مین نہین آئین گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ مین آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت مین ممکن نہین۔ کہ عیسے جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا۔ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہین کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری مان کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا مین آوے اور چالیس برس دنیا مین رہے اور عیسائیون سے لڑائیان کرے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا جھوٹ بول سکتا ہے [illegible] خبر نہین پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے۔ ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہین تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہین۔ اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر [illegible] تو کیا وہ آسمانپر ہی مرین گے اور آسمان مین ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمانپر مرنا آیت **فیھا تموتون** کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہین گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت مین کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہین تو اور کیا ہے۔

اگر مین نہ آیا ہوتا۔ تو محض اجتہادی غلطی قابل مواخذہ نہ تھی۔ لیکن جب مین خدا کی طرف سے آگیا اور صحیح اس آیت کے معنے قرآن شریف کے کھل گئے۔ تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایماندار کا شیوہ نہین۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً [illegible] گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور مین آگئے اور دنیا کی مری [illegible] شروع ہوگیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو مین بلند آواز سے کہتا ہون کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہین ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء مین ظہور مین آیا

---

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوۃ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہین جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

جس کی ایک قسمت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے*۔ اور خدا نے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری آیات ونھدم ما یعمرون * یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا۔ وکان امراً مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے۔ تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ خدا کی عذاب سے بچائے جائیں گے۔ مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور شوخی اور بیباکی کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک اور امر قابل تذکرہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھ کو مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین۔ یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی* اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنی صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان کے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔

---

* مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ۔

* ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ منہ

* بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے برگزیدوں کیلئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ ولک نری آیات ونھدم ما یعمرون۔ وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ بشارۃ تلقاھا النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق وانت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت۔ آثرک اللہ علی کل شیء الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وکان وعداً مفعولا۔ یعصمک اللہ من العدا ویسطو بکل من سطا۔ ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یا جبال اوبی معہ والطیر۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ان الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سلام قولاً من رب رحیم وامتازوا الیوم ایھا المجرمون

منہ

سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان مین مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہین لوگون سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسرون سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت مین ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید مین جس طرح مناسب سمجھین۔ خرچ کرین۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت مین سے اس قبرستان مین وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسوان حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن مین خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت مین اس سے بھی زیادہ لکھے۔ لیکن اس سے کم نہین ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظون کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرین گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائین گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام مین داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہون گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہون گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لا دین۔ ان اموال مین سے ان یتیمون اور مسکینون اور نو مسلمون کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہین رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ مین داخل ہین۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتین ہین۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہین۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہون گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائین وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاوین۔ اور دنیا سے پیار نہ کرین۔ سو مین دعا کرتا ہون۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہین۔ جو خدا کے لئے کام کرین۔ ہان جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس مین سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان مین دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہین اور کوئی مالی خدمت نہین کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان مین دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہین تو ان کی وصیت۔ یہ عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانون اور بلاؤن کے دن قریب ہین۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت مین وصیت کے لکھنے مین جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم مین ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ مین ہون۔ جو قادیان سے دُور اس ملک کے کسی اور حصہ مین ہون۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہون جو درج ہو چکی ہین۔ تو ان کے وارثون کو چاہیئے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق مین ان کی میت کو رکھ کر قادیان مین پہنچا دین۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائین۔ جو حسب شرائط اس قبرستان مین دفن ہون گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق مین رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائین۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہین۔ قادیان مین ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائین۔ ان کا قبرون سے نکالنا مناسب ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون۔ تا آئندہ کی نسلین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کرین۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انھون نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون بالآخر ہم دُعا کرتے ہین۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت مین سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستون مین اس کو شائع کرین اور جہان تک ممکن ہو اس کی اشاعت کرین۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھین۔ اور مخالفون کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دین۔ اور ہر ایک بدگوئی بدعملی پر صبر کرین۔ اور دعا مین لگے رہین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد۔ عافاہ اللہ وایّد

۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پئے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ وارد نہان راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے درآید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیا درون کم بسوز
ہر آنکو بدنیائے دون مبتلاست
گرفتار رنج و عذاب عنان است
بہشت آنکہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا و ورزیدہ راہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبے کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان این خانہ سست
چو کار حیات است کار نہان
ہمان بہ کہ دل بگسلی زین مکان
جہنم کند داد فرقان خبر
ہمین حرص دنیاست جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد دران
کہ ناگہ زند بر محل او خزان
بدین قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ این دشمن دین و صدق و صفا است
چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بصلح است گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدان دلستان
کہ مہرش رہاند ز بند گران
برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی
عروسے بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

---

* حاشیہ۔ کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت مین داخل سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اسمین دخل نہین اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان مین داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہین ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس مین دفن کیا جائے گا۔ منہ

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

و تکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیا گر **باوا شام گر صاحب ہین۔** کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیا گری کے لئے ضرب المثل ہین۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و دیگر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونا ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول ۸ر ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دھات اور دھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہائت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتہ کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین حجم ۷۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی - اصلی پفضائل قرآنی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہائت وضاحت کے ساتھ درج ہین۔ اس سے پہلے کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینون کتابون کا خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس مین تمام خلافی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائت عمدہ و شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی [illegible] قیمت [illegible]

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے حاشیہ پر تمام ترجمہ و مضامین [illegible] مین طبع ثانی کی وجہ سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۸ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۸ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ر (۸) **مفتاح العربیہ** اسکے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور ناشناس ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہین یا دا ان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم** نمبر ۱۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر [illegible] یست ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم** نمبر ۲ - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مت
راوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جلوہ نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان - لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول ہو یا مسوڑہ مین درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چھپتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین بس ایک دفعہ لگا لیجئے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں - یہ وہ اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہین۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہکا سے ان جوہر کا استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ جوہر حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین۔ پس گویا کہ یہ آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ حبوب ۶ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ
مقام طلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اہر روز **باتصویر چھپتا** ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہائت مدلل اور معقول و بیحالی ہین

اسی لئے

تمام حلقون مین نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور [illegible] دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے [illegible] بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت [illegible] (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

[illegible] خواستون کا پتہ

پیسہ اخبار لاہور

خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش
مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور
طلب کرین۔